پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد ۱۱ — شمارہ ۲۱

۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۳ — ۱۰ جنوری ۱۹۸۳

ایران میں اسلامی انقلاب کی چوتھی سالگرہ پر ہم مسلمانانِ ایران کو اُن کی عظیم الشان کامیابی پہ مبارکباد دیتے ہیں

انٹرویو

ایران کے قونصل جنرل آقائے ابوالفضلی سے خصوصی انٹرویو

کیا ہے

- انقلاب ایران کی حقیقت
- ایران، عراق جنگ میں ایران کا نقطۂ نظر
- عالم اسلام کے مسائل کا حل

سوال: - ایک عام تاثر یہ ہے کہ ایران میں عالمی انقلاب اسلامی نہیں بلکہ ایک شیعہ انقلاب ہے۔ حالات و واقعات کی روشنی میں یہ تاثر کس حد تک درست ہے؟

جواب: - ابوالفضلی: یہ دراصل ان غیر اسلامی قوتوں کا پروپیگنڈہ ہے جو شیعہ سنی میں تفرقہ ڈال کر سالہا سال تک اسلامی ممالک پر حکومت کرتے رہے۔ ایران میں ان عناصر نے مسلمانوں کے درمیان باہمی دشمنیوں کو ہوا دی اور ایک عرصے تک اپنے ایجنٹوں کو ہم پر مسلط رکھا۔ اسلامی انقلاب دراصل اسلام دشمنوں کے خلاف متحدہ شیعہ سنی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے دشمنان اسلام کو جو ہزیمت اٹھانا پڑی اس سے حواس باختہ ہو کر یہ لوگ اس قسم کے پروپیگنڈے سے مسلمانوں کے درمیان ایک بار پھر انتشار پھیلانے کے خواب دیکھ رہے ہیں لیکن ان عناصر کو یہ جان لینا چاہئے [illegible]

[illegible]

GRAND SALE

HAJI & BROTHERS

- Lamb
- Veal
- Goat Meat
- Beef
- Chicken
- Rice
- Flour
- Daals
- Spices
- Pickles

حلال گوشت

دالیں۔ مصالحہ جات۔ آٹا۔ پاکستانی باسمتی چاول۔ اچار۔ چٹنیاں۔ ادویہ

ڈبوں میں بند ہر قسم کی خوراک ہول سیل قیمتوں پر دستیاب ہے

Phone: (416) 261-0505

HAJI & BROTHERS
116 ANACONDA AVE.
SCARBOROUGH

URGENT APPEAL

A committed Muslim's father is undergoing treatment for cancer. Since no medical coverage is available for the patient (who had to come from outside Canada), treatment costs have already amounted to over $6,000. Much more than this is still required. The Brother does not have any of it.

Please help this worthy cause.

Send donations to:

CRESCENT
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont. M2H 2P6
CANADA

P.S. *Please don't forget to write* **(Special Appeal)** *on your cheque/money order.*

بھارت اسرائیل سے ۶۰ کروڑ روپے کا اسلحہ خریدے گا سبرامنیم کا انکشاف

اسرائیل سے تجارت ایک ارب روپے تک پہنچ گئی۔ بھارت نے دوغلی پالیسی اختیار کر رکھی ہے

نہرو سے اندرا تک ہر حکمران نے اسرائیل سے خفیہ تعلقات قائم کئے

چین اور پاکستان سے جنگ کے دوران بھارتی اسلحہ منگوایا گیا۔ ۷۷ء میں بھی اسرائیلی وزیر خارجہ بھارت آیا تھا

[illegible]

محاذ آرائی پر کمربستہ سیاستدان انتخابات کی راہ میں رکاوٹ ہیں: خواجہ صفدر

حکومت اور سیاستدانوں میں بات ہو رہی ہے سیاسی ڈھانچہ کا اعلان مجلس شوریٰ میں ہوگا

[illegible]

"کہ دل ابھی بھرا نہیں"

نوبل انعام یافتہ بیگن فرقت کے نوبل انعام کا طلبگار

[illegible]

یوگنڈا میں مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی جا رہی ہے

اسلامی کونسل کی طرف سے عالمی ضمیر کو اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل

[illegible]

فاروق عبداللہ وشنو دیوی کے جلوس میں

[illegible]

عراق اسرائیلی سلامتی کے اصول تسلیم کرتا ہے

امریکی کانگریس کے رکن کیساتھ صدر صدام حسین کی گفتگو

[illegible]

Newsmagazine of the Islamic movement

Crescent
INTERNATIONAL

From Marrakesh to Indonesia, Muslims have been parcelled out into nation-States; for many Muslims, the cages of nationalism have become more sacrosanct than their commitment to Islam.

The *Crescent International* has set out to serve the global Islamic movement.

Some of the topics covered in **January 16-31, 1983** issue:

• **Unity Week** still rather weak • 1000 thousand Islamic workers in jail in **Algeria** • Bahrain prisoners on hunger strike • **Spanish Socialism** in control and service of US imperialism • **Saudis** rebuffed by OPEC

RATES: $17.00 for one year $30 for two years

To subscribe, write to:
Crescent International

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario, Canada M2H 2P6
Phone: (416) 424-1969 or 493-4374 Telex: 06-986766 Tor. Crescent

Please enter my subscription for the *Crescent International* for one/two year(s).

Name: ....

Address: ....

....

....

Date: .... Phone: ....

بیروت سے اسرائیل اور امریکہ کے سرپرستوں نے ... عیسائی ... کے ٹرک ...

وزارت مواصلات نے ریلوے کے تمام شعبوں کے سربراہوں کو نکالے جانے والے ملازمین کی فہرستیں ۱۵ دن میں پیش کرنے کی ہدایت جاری کر دی

ریلوے کے ۳۲ ہزار ملازمین کی چھانٹی کا فیصلہ

کراچی ۳ — ... وفاقی وزارت مواصلات و ریلویز نے پاکستان ریلوے سے ۳۲ ہزار ملازمین کو نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے ...

امام بخاری کو گرفتار کر لیا گیا

نئی دہلی — ...

سپانسرشپ سکیم کے تحت حج کی درخواستیں ۵ فروری تک وصول کی جائیں گی

اس سال بھی ۲۵ ہزار افراد کو حج کرنے کی اجازت دی جائے گی: جنرل ضیاء الحق کا اعلان

بیرون ملک پاکستانیوں کو سپانسرشپ کے لئے ۱۲ سو امریکی ڈالر کے مساوی رقم جمع کرانا پڑے گی

اسلام آباد — صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اعلان کیا ہے ...

نئے سال کی مبارکباد کا پیغام مسترد

سکھوں نے حکومت سے دو ہاتھ کرنے کی تیاری مکمل کر لی ہے: تلونڈی

سابق فوجیوں کی تنظیمیں ہر سطح پر قائم کی جا رہی ہیں

امرتسر — اکالی دل کے صدر ...

دس عرب ملکوں کے رضاکار ایران کے خلاف لڑ رہے ہیں

ہمارے مخالفین سرحد عبور کر کے پاکستان پہنچ گئے ہیں: ناطق نوری

ایران عراق پر ایک اور بڑا حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے

اسلام آباد — ...

قبول اسلام سے متعلق بھارتی وزارت داخلہ اپنی رپورٹ سے منکر ہو گئی

اکثریت کا خم و غصہ کسی بھی وقت امن و امان کے لئے خطرہ بن سکتا ہے: وزارت داخلہ کی رپورٹ

تامل ناڈو کے متعلق تیرونگم میں مزید ۲۳ ہزار ہریجنوں کا قبول اسلام

نئی دہلی — ...

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFLAH GROCER

2783 Dundas St. West

Toronto. Tel.762-1633

We announce the opening of our new store in at

SCARBOROUGH

3258 Lawrance Ave. E.

One block East of McCowan

Tele: (416) 438-5224

تازہ حلال گوشت - تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری - تازہ سبزیاں

SPICE TOWN

2210 Dundas Street West

(Near Jami Mosque)

Phone: (416) 532-8267

(Free Delivery)

پندرہ روزہ
الہلال
سوئٹزرلینڈ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سنو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہے اور نہ غم ہوگا (القرآن)

سرفروشانہ جدوجہد کو سلام

۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ کو افغانستان میں روس کی فوج کشی کو تین سال مکمل ہو گئے۔ افغانستان سے باہر یہ تین سال پوری دنیا نے یوں گزارے کہ ان کے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا مگر ان تین سالوں کا ہر لمحہ افغانستان میں مسلمان مجاہدین اور روسی فوجیوں یا ان کے وظیفہ خواروں نے اس طرح گزارا ہے کہ مجموعی طور پر افغانستان میں ہر دوسرے منٹ پر ایک لاش گرتی رہی ہے۔ طبعی موت مرنے والے لاشوں کے اس اشمار میں شامل نہیں ہیں۔

ان تین برسوں میں سترہ ہزار روسی فوجی، ۵۰ ہزار مجاہدین اور چھ لاکھ افغان شہری ہلاک ہوئے ہیں اور ہلاکت و شہادت کی شرح ہر دو منٹ پر ایک رہی ہے۔ اور ہر ایک منٹ پر ایک انسان اس جنگ کی لپیٹ میں آ کر زخمی ہوا ہے۔ ایران اور پاکستان میں افغانستان سے ترک وطن کر کے پہنچنے والے مہاجرین کی تعداد تقریباً چالیس لاکھ ہے۔ گویا پچھلے تین سالوں میں ہر ۲۴ سیکنڈ کے بعد ایک افغان شہری کو بے وطن ہونا پڑا۔ یہ تو ایک مجموعی صورت ہے مگر اس مجموعی صورت میں افغان شہریوں پر کیا گزری؟ افغان مجاہدین پر کیا بیتی؟ اور روسی فوجیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اسے الگ الگ کر کے دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تین سالوں میں سب سے کڑا وقت عام افغان شہریوں کا گزرا پھر افغان مجاہدین نے اور شدتوں سہیں سب سے کم درجے کا وقت روسی فوجیوں نے گزارا۔ اس عرصے میں جہاں ہر ۵۰ منٹ کے وقفے سے ایک روسی فوجی مرا۔ وہاں ہر ۱۳ منٹ کے وقفے سے ایک افغان مجاہد نے جام شہادت نوش کیا اور تقریباً ہر ڈھائی منٹ کے وقفے پر ایک عام افغان شہری نے اپنے وطن کی آزادی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

اے اہل وطن ذرا غور کیجیے کہ ان اعداد و شمار سے افغانستان کے اندر ہلاکت اور خانہ بربادی کی بلا رفتاری کی جو تصویر ذہن میں ابھرتی ہے کیا ہم نے ان پچھلے تین سالوں کے کسی بھی لمحے میں اس شدت سے اس کو محسوس کیا۔ سچ یہ ہے کہ یہ اپنے عقیدے اور اپنے وطن کے دفاع کی سرفروشانہ جدوجہد کی وہ داستان ہے جو لمحہ بہ لمحہ، قدم بہ قدم، قریہ بہ قریہ، کوچہ بہ کوچہ افغان عوام اپنے لہو سے رقم کر رہے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ اب تک تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

روس عصر جدید کی سب سے زیادہ سفاک، ظالم اور طاقتور سامراجی قوت ہے۔ آدھا یورپ اور ایک تہائی ایشیا اس کی گرسنگی، ملک گیری کی تسکین کا سامان بن چکے۔ ہنگری، چیکوسلواکیہ، پولینڈ، بلغاریہ، رومانیہ جیسی یورپی مملکتیں جو ایشیائی ممالک کے مقابلے میں خواندگی، ترقی اور خوشحالی کا کہیں بہتر تناسب رکھتی ہیں روس کی قوت قاہرہ کے مقابلے پر اپنی مزاحمت میں کسی بھی زمین پر چند ہفتوں سے زیادہ طول نہ دے سکیں اور ان کے پرچم کمیونسٹ اقتدار کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ ان کے مقابلے میں افغانستان کی ناخواندہ، پسماندہ اور غریب مسلم ملت نے جس طرح پورے تین سال تک اپنی تمام تر بے بضاعتی کے باوجود ڈٹے رہ کر اس جہاد کو جاری رکھا اور مزاحمت کا پرچم سربلند رکھا ہے اس نے پورے مغرب کو حیرت سے دوچار کیا ہے۔ انقلاب ایران کے بعد اہل مغرب کے لیے سب سے زیادہ حیران کن واقعہ افغانوں کی یہ مجاہدانہ مزاحمت ہی ہے۔

اس سرفروشانہ جدوجہد کو جاری رکھنے کے لیے افغانوں نے جو قیمت ادا کی ہے وہ درج بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ دنیا کا ہر حریت پسند شہادت و استقامت کی اس لازوال داستان کو رقم کرنے پر افغانوں کو سلام پیش کرتا ہے۔ افغانوں کا یہ جہاد بیسویں صدی کے آخری استعمار کے خلاف کمزور اور پسماندہ اقوام کے لیے حوصلے کی نئی علامت ہے۔

آج جدوجہد کے اس تیسرے سال کی کامیابی پر ہم تمام اہل وطن کی طرف سے افغانوں کی شجاعت کو سلام کرتے ہیں اور خدا سے دست بدعا ہیں کہ وہ انہیں جدوجہد میں سرخرو اور کامیاب فرمائے۔ عالم انسانیت سے ہم کیا کہیں کہ اس کا ضمیر تو ہمیں گہری نیند سوتا محسوس ہوتا ہے۔

منافق کافروں کو رفیق بناتے ہیں

القرآن

جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ (النساء ۱۳۸-۱۴۰)

چند شخصیتیں جو ۱۹۸۲ء میں ہم سے بچھڑ گئیں

رہنما، سیاستدان، سیاسی کارکن

- فضل الٰہی چوہدری
- سردار داؤد خان زدکزئی
- میر رسول بخش تالپور
- ارباب سکندر خان خلیل
- نواب مظفر علی قزلباش
- بیگم اختر سلیمان
- پیر حیدر زمان جمال دار خان
- نورالحسن بھوپالی
- بیگم زبیدہ حامد
- ملک شہزادہ خان

قانون دان، مصنفین، قانونی ماہرین

- جسٹس کرم الٰہی چوہان
- جسٹس کریم اللہ درانی
- جسٹس شاہ محمد خان

علماء، فضلاء، مشائخ

- مولانا محمد متین خطیب
- مولانا محمد ذکریا
- مولانا نجم الحسن کراروی

دانشور، ادیب، شاعر، صحافی

- جوش ملیح آبادی
- حفیظ جالندھری
- احسان دانش
- پیر حسام الدین راشدی
- میاں جعفر شاہ پھلواری
- غلام عباس

- شیخ ابراہیم خلیل
- خدیجہ مستور
- ناظر محمود آبادی
- کامل القادری
- جبریل صدیقی
- الدرحاذق
- رئیس امروہوی
- نواب انور حسین
- طیب بخاری

ڈاکٹر، حکیم، معالج

- ڈاکٹر عبدالستار ناگ
- حکیم نیر واسطی
- ڈاکٹر عزیز خان
- ڈاکٹر لیلٰی پاشا

ہدایتکار، صداکار، اداکار، موسیقار

- روشن آرا بیگم
- سنتوش کمار
- شباب کیرانوی
- حسن طارق
- استاد امید علی خان
- طاہرہ نقوی
- امجد حسین

دیگر شخصیات

- مرزا ناصر احمد
- شیخ عنایت اللہ
- عابد علی حجازی
- عبدالتواب خان

زندہ تحریریں

انفرادی اصلاح

اس (اصلاحی) پروگرام کو عمل میں لانے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ اختیار کیا وہ انفرادی اصلاح سے شروع ہوتا ہے۔ ان کی نگاہ سے یہ بات پوشیدہ نہ تھی کہ اجتماعی اصلاح کے ہر نقشے کا دار و مدار بالآخر افراد ہی پر جا کر ٹھہرتا ہے۔ کوئی بہتر سے بہتر نظام بھی کمزور کیریکٹر اور ناقابل اعتماد سیرت کے لوگوں کو لے کر کامیابی کے ساتھ نہیں چلایا جا سکتا۔ اسی بنا پر انہوں نے پہلے اپنی ساری قوت ایسے افراد کو تیار کرنے میں صرف کی جو ان کے پروگرام کے مطابق بہترین طریقہ پر دنیا کی اصلاح کر سکتے ہوں۔ انہوں نے ایسے لوگ تیار کیے جو ہر حال میں خدا سے ڈر کر بدی سے پرہیز کرنے والے ہوں جن کیلئے پبلک اور پرائیویٹ زندگی میں کوئی فرق نہ ہو جو راز کے پردوں میں بھی اتنے ہی نیک شریف اور پرہیزگار ہوں جتنے پبلک میں منظر عام پر نظر آئیں۔ جن پر بھروسہ کیا جا سکے کہ بندگان خدا کی جان، مال، آبرو اگر ان کے چارج میں دی جائے تو خائن کار ثابت نہ ہوں گے۔ اپنی ذات یا قوم اور حکومت کی طرف سے کوئی عہد کریں تو بے وفا نہ نکلیں گے انصاف کی کرسی پر بٹھائے جائیں تو ظالم نہ پائے جائیں گے۔ اور اپنی ذہانت ہوشیاری تدبر اور قوت و قابلیت کو راستی اور انصاف کیلئے اور انسانیت کی فلاح کیلئے استعمال کریں گے۔ وہ پندرہ سال تک آپ ایسے افراد کی تیاری میں لگے رہے اور اس مدت میں آپ نے حق پرستوں کی ایک مٹھی بھر جماعت تیار کر لی جو صرف عرب کیلئے نہیں بلکہ تمام دنیا کی اصلاح کیلئے بہترین عزم رکھتی تھی پھر یہی جماعت جسے آپ نے منظم کیا تھا عرب کی اصلاح سے فارغ ہو کر آگے بڑھی اور اس نے اس زمانہ کی مہذب دنیا کے بیشتر حصے کو اس انقلاب کی برکتوں سے مالا مال کر دیا جو عرب میں رونما ہوا تھا (آج بھی) اصلاح اگر ہو سکتی ہے تو ان ہی اصولوں پر ہو سکتی ہے جنکی طرف انسانیت کے ایک سچے بہی خواہ نے اب سے صدیوں پہلے نہ محض رہنمائی ہی نہیں کی تھی بلکہ عملاً اصلاح کر کے دکھا دی تھی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(سرور عالم ص ۱۱)

کتا، بسکٹ اور دوسری بدعتیں

جنگ نامہ — ظفر اقبال

ایک صاحب کو ایک رات سوتے وقت اچانک بہت بھوک لگ گئی تلاش کے بعد انہیں میز کے خانے سے دو بسکٹ مل گئے۔ انہوں نے وہ بسکٹ کھائے تو بے حد لذیذ لگے۔ اپنی بیوی کو بتایا کہ وہ ان کے لئے ایسے بسکٹ اور بھی لا رکھے۔ دوسرے دن ان کی بیوی بسکٹ خریدنے گئی تو دکاندار نے کہا۔

"آپ انہیں بسکٹ کیا کریں گی، آپ کا کتا تو ایک ہی ہے"۔

"میرے شوہر کو یہ بسکٹ بہت لذیذ لگتے ہیں"۔ بیوی نے جواب دیا۔

"مگر یہ بسکٹ خاص طور پر کتوں کے لئے تیار کیے جاتے ہیں اور انسان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہو سکتے ہیں"۔ دکاندار نے کہا۔

مگر وہ خاتون ہر دوسرے چوتھے دن وہ بسکٹ لے جاتی اور اس کے شوہر شوق سے وہ بسکٹ کھاتے رہے۔ ایک دن اس خاتون سے دکاندار نے کہا۔

"کل میرے خاوند کا انتقال ہو گیا ہے"۔

دکاندار نے کہا "میں نہ کہتا تھا کہ انہیں کتوں کے بسکٹ کھانے کو نہ دیں، وہ مر جائیں گے"۔

"نہیں وہ بسکٹ کھانے سے تو نہیں مرے"۔ عورت نے جواب دیا۔ "وہ تو کاروں کے پیچھے بھاگتے ہوئے فوت ہوئے ہیں"۔

کہا جاتا ہے کہ ایک ادبی شخصیت جسے اب مکمل طور پر فراموش کر دیا گیا ہے، فرانسیسی اکیڈمی کا رکن بننا چاہتا تھا۔ اس کی بیوی اس مہم میں حصہ لیتے ہوئے اکیڈمی کے رکن فرانکوئس کوپی کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے گئی اور اسے کہا، جناب میں اپنے خاوند کے لئے آپ کے ووٹ کی بھیک مانگتی ہوں اگر وہ منتخب نہ ہوا تو وہ مر جائے گا۔

کوپی نے اسے ووٹ تو دے دیا مگر وہ منتخب پھر بھی نہ ہو سکا۔ جہاں اس ناکامی پر اس کی موت بھی واقع نہ ہو سکی۔ چند روز بعد ایک اور نشست خالی ہوئی تو وہ خاتون پھر کوپی کی خدمت میں حاضر ہوئی لیکن کوپی نے کہا۔ "نہیں محترمہ، نہیں۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا لیکن اس نے نہیں کیا۔ ایسے وعدہ فراموش کو میں دوبارہ ووٹ نہیں دے سکتا"۔

تھوڑے میں ایک بڑا اونچا شاپ رکھتے ہوئے جس سے ملحقہ ساز کے دکاندار سے دو مچھلی کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ نہیں یہ مچھلیاں ہے اور شگفتہ رہتی۔

"لیکن باہر بورڈ پر تو آپ نے لکھ رکھا ہے کہ زندہ، ہر دستیاب ہے"۔ میں نے احتجاج کیا۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا "جناب! وہ تو میں خود ہوں"۔

میری ایک دوست نے میرے سامنے اقبال کیا کہ وہ یوں اپنی سنجیدگی سے اپنا وزن کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے خاوند نے حال ہی میں اسے کہا تھا کہ "کیا تمہیں احساس ہے کہ تم جس سے تمہیں پاؤنڈ کے ساتھ میری قانونی شادی نہیں ہے؟"

ایک سائنس دان نے بڑے فخر کے ساتھ اپنی بیوی سے کہا "میرے پاس تمہاری سالگرہ پر دینے کے لئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے"۔

"بہت خوب!" بیوی نے خوش ہو کر پوچھا "کیا ہے بھلا؟"

"میں نے وائرس کا نام تمہارے نام پر رکھ دیا ہے!"

ایک کامریڈ کے ذمے ایک ہنستا ہوا چہرہ گیا جسے اس نے سوشلزم پر لیکچر پلانا چاہا۔

"اگر تمہارے پاس دو کھیت ہوں تو کیا تم دوسرا کھیت مملکت کو دے دو گے؟" کامریڈ نے آغاز کیا۔

"یقیناً میں دے دوں گا" کاشتکار نے جواب دیا۔

"اور اگر تمہارے پاس دو مکان ہوں تو ظاہر ہے تم ایک مکان میں ہی رہو گے اور دوسرا بخوشی دینے پر تیار ہو گے ۔۔۔ ہے نا؟"

"بالکل۔ یقینی طور پر" کاشتکار نے کہا۔

"اچھا اب، فرض کیا تمہارے پاس دو گھوڑے ہیں" کامریڈ نے کہا "تم یقیناً دوسرا گھوڑا اپنے پڑوسی کو دے دو گے!"

"اوہ نہیں ہرگز نہیں" کاشتکار نے کہا۔

"لیکن کیوں؟" کامریڈ نے پوچھا۔

"اس لئے" کاشتکار نے کہا کہ "دو گھوڑے تو میرے پاس فی الواقعی ہیں!"

سال نو

رئیس امروہوی

ہے مژدۂ سال نو زباں پر
اے دست دعا دراز ہو جا
کب تک کہے ناامید یہ قوم
اے باب مراد باز ہو جا

NEW POSTAGE RATES IN EFFECT AS OF...

JAN. 15

ذیل میں ۱۵ جنوری سے ۱۹۸۴ سے اندرون ملک اور بیرون ملک ڈاک کی نئی شرح کا انتخاب دیا جا رہا ہے ۔ مفصل معلومات کے لئے مقامی ڈاک خانہ سے رجوع کریں ۔

Special Services

Certified Mail*	$1.06	اندرون کینیڈا ترسیل ڈاک کے اخراجات
Registered Mail*	$1.96	
Special Delivery*	$1.06	

*Plus applicable postage

Parcels (to 30 kg)

Local Delivery (2 kg)	1st Class	$2.60
	Parcel Post	$1.38
Vancouver to Winnipeg (2 kg)	1st Class	$4.77
	Parcel Post	$1.91
Halifax to Montreal (2 kg)	1st Class	$3.60
	Parcel Post	$1.70
Ottawa to Toronto (2 kg)	1st Class	$2.97
	Parcel Post	$1.59

Non-standard letter rate (0 - 30 g) 37¢

اس ریٹ کا نفاذ صرف اس ڈاک پر ہوگا جو میٹر یا پرمٹ کے ذریعہ سے (ڈاک کے عام معیار مثلاً پوسٹل کوڈ کے بغیر یا ڈاک کے عام سائز سے مختلف ہوتی ہے) بھیجی جاتی ہے۔

Letters, postcards and greeting cards	(0 - 30 g) 37¢	امریکہ کے لئے ڈاک کے اخراجات

Airmail letters, aerograms and postcards	(0 - 20 g) 64¢	دیگر تمام ممالک کے لئے
Unsealed greeting cards — airmail	(0 - 20 g) 48¢	
Unsealed greeting cards — surface	(0 - 20 g) 37¢	

..FEB. 15

درج ذیل ڈاک ریٹ ۱۵ فروری سے نافذ ہوگا ۔

Standard letter rate

1st Class Letters (0 - 30 g) 32¢

مختلف قسم کی ڈاک پر مختلف نوعیت کی شرح ڈاک جاننے کے لئے اپنے مقامی پوسٹ ماسٹر یا پوسٹ آفس کے نمائندہ سے رابطہ قائم کریں ۔

CANADA POST CORPORATION

Canadä

آپ کے خطوط

آپ کے اخبار میں جس طرح جنرل ضیا کا مذاق اڑایا گیا ہے اسے پڑھ کر میں کانپ کانپ گئی ۔ قدرے شرمسار بھی ہوئی ۔

چلئے مان لیا آپ کے مزھبی نظریہ کو بھی ۔ ھمیں یہ بھی حق ھے کہ ھم اپنے لیڈر کی کمزوریوں کو سامنے لائیں ۔ لیکن کیا یہ حق پاکستان میں بیٹھ کر پورا نہیں کیا جا سکتا ؟ پیٹھ کے پیچھے وار کرنا بھی تو کوئی بہادری نہیں ۔ جنرل مونچھ ایسے آوازے کسنا ......

میں نا تو سیاست کے نظریہ سے بات کر رھی ھوں اور نہ ھی مجھے کسی سے بیر ھے لیکن دیکھئے نا ....

جس سرزمین پہ ھم نے آنکھیں کھولیں پروان چڑھے اس زمین کی تو مٹی بھی عزیز ھونی چاھئے اور یہ تو بھلا جیتے جاگتے خدا کے بنائے انسان ھیں ؟ بقول آپ کے "جنرل مونچھ" کی پیشانی پہ صدر ھونے کی لکیر ھے وہ نہ آپ کی پیشانی پر ھے نہ ھماری (البتہ جسے چاھتا ھے بلندی عطا کرتا ھے)

آپ سے درخواست ھے کہ اگر آپ "جنرل مونچھ" سے اتنے ھی عاجز ھیں تو اسی لہجے میں ان کے روبرو بات کر کے دکھائیے ۔ دور کی بہادری کیسی ؟ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی تو گناہ ھے

ایک پاکستانی ۔ نیرہ

لوٹ کے بدھو گھر کو آئے

ہوٹل میں بیروں کی بھرتی کرنی پڑ رہی ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کے بعد جب انگریز سول افسران اپنے وطن واپس آئے تو اس وقت کے وزیر اعظم لارڈ اٹیلی نے حکم دیا کہ برصغیر سے واپس آنے والے انگریز سول افسران کو برطانوی سول سروس میں ملازمت نہ دی جائے۔ انہیں سول ملازمت سے ریٹائر کر دیا جائے اور متبادل روزگار فراہم کرنے کی کوشش کی جائے۔ برطانوی وزیر اعظم اٹیلی یا برطانوی پارلیمنٹ کے اس فیصلے کی وجہ یہ تھی کہ برصغیر کے انگریز سول افسران وہاں کے حاکم تھے جب کہ برطانیہ میں سول افسران سول سرونٹس ہیں۔ برصغیر کے انگریز سول افسروں کا کام تھا کہ وہ وہاں کے عوام پر حکومت کریں۔ ان پر رعب ڈالیں اور انہیں اپنا غلام سمجھیں۔ مگر برطانیہ کے سول ملازمین سول آبادی کے خادم اور ملازم اور نوکر ہوتے ہیں۔ برٹش انڈیا کے سول افسران حکومت کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اور اس نشے نے ان کی عادات و اطوار پر غلبہ حاصل کر رکھا ہے۔ ان کے مخصوص رویے بن چکے ہیں ان کے مخصوص طرز عمل یہاں نہیں چل سکتے۔ حاکم کبھی خادم نہیں بن سکتے۔ افسروں کو ملازم نہیں بنایا جا سکتا۔ جو لوگ ایک طویل عرصہ تک مطلق اختیارات استعمال کرتے رہے ہیں وہ ذمہ داریاں اور فرائض سرانجام نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ برٹش انڈیا کے آخری ایام میں تاج برطانیہ کو برصغیر کی آزادی کی تحریکوں کو کچلنے کے لئے ایسے انگریز افسروں کی ضرورت تھی جو اپنے مادر وطن کی خدمت کرتے وقت عقل و دانش سے مکمل عاری ہو جائیں جبکہ برطانیہ کے عوام کو ان کے اس سلوک کا حق نہیں پہنچتا تھا۔ ایک صاحب آزادی سے قبل کے پنجاب کے مختلف اضلاع میں اپنی ملازمت کے جوہر دکھانے والے ایک انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ انہوں نے اسے لندن کے ایک وردی خانہ میں کپڑے کاٹنے اور لباس تیار کرتے دیکھا ہے۔ یہ وہ مسٹر کنگ تھے جو اضلاع کے عوام کے لئے خدا اور بھگوان سمجھے جاتے تھے۔ جن کی ایک جھلک ان کے سامنے بیٹھنے والے ... ہو چکے تھے۔ یہ صاحب بتاتے ہیں کہ انہوں نے مسٹر کنگ کو پہچان لیا اور مسٹر کنگ نے ان سے پنجابی زبان میں باتیں کیں اور بتایا کہ ان کے باپ دادا بھی وردی ... تھے۔ تاج برطانیہ کو جب ضرورت پڑی تھی اور میں انڈین سول سروس میں چلا گیا تھا۔ ضرورت نہیں رہی تو "اے" پرانی ... ہوں۔

ہمارے ٹیلی ویژن، فلم اور اسٹیج کے ممتاز اداکار طلعت حسین نے جو کچھ فلم "لاوارث" کی شوٹنگ کے سلسلے میں لاہور آئے ہوئے ہیں گزشتہ روز ایک ملاقات میں بتایا کہ اپنے قیام انگلستان کے دوران جس ہوٹل میں وہ قیام پذیر تھے اور ہوٹل کے جس ونگ میں ان کا کمرہ تھا اس ونگ کے بیروں کا انچارج ایک ایسا بزرگ انگریز تھا جو آزادی سے قبل ہندوستان کے ایک ضلع کا ڈپٹی کمشنر رہ چکا تھا۔

طلعت حسین کا کہنا ہے کہ ایک روز ہوٹل کے کاریڈور میں سے گزرتے وقت اس انگریز بزرگ نے اسے روک لیا اور پوچھا "معاف کرنا آپ انڈین ہیں یا پاکستانی ؟" طلعت حسین نے بتایا کہ وہ پاکستانی ہیں۔ انگریز بزرگ نے بتایا کہ وہ انڈیا اور پاکستان کی آزادی سے پہلے برصغیر کے بیشتر علاقوں کی سیر کر چکے ہیں۔ طلعت حسین کو پوچھنا پڑا کہ آپ وہاں کس ہوٹل میں کام کرتے تھے ؟ انگریز بزرگ نے بتایا کہ وہ برصغیر کے کسی ہوٹل میں کام نہیں کرتے تھے وہاں کے ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہوا کرتے تھے۔

طلعت حسین کو پہلے تو ان کی باتوں پر یقین نہ آیا مگر جب انہوں نے بعض تاریخی واقعات کی تفصیلات بیان کرنا شروع کیں تو انہیں یقین کرنا ہی پڑا۔ بعد میں طلعت حسین نے اپنے بعض دوستوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے واقعی اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی۔

ٹیلی ویژن لاہور مرکز کے جنرل منیجر محمد نثار حسین کو بھی انگلستان میں تربیت کے دوران اپنا گیسٹ ہاؤس کے ایک ایسے کیئر ٹیکر سے ملاقات کا اتفاق ہوا تھا جو آزادی سے قبل ہندوستان کے محکمہ جنگلات کے مشیر خاص تھے۔ محمد نثار حسین نے پوچھا کہ آپ محکمہ جنگلات کے کس شعبہ کے مشیر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں محکمہ جنگلات کو یہ مشورے دیا کرتا تھا کہ لکڑی کو آگ لگنے سے کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ نثار صاحب نے پوچھا کہ آپ محکمہ کو کس قسم کے مشورے دیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے محکمہ جنگلات کو مشورہ دیا تھا کہ لکڑیاں ہمیشہ پانی کے قریب سٹور کی جائیں اور بالٹیوں میں ریت بھر کے رکھی جائے۔

محمد نثار حسین کو بھی حیرت ہوئی تھی کہ برصغیر پاک و ہند کے محکمہ جنگلات کے مشیر خاص کو وطن واپس آنے پر گیسٹ ہاؤس کے لئے اور بند کرنے کے کام پر مامور کر دیا گیا ہے اور طلعت کو بھی حیرت ہوئی تھی کہ جو ہندوستان کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو اپنے وطن کے ایک

معذرت کے ساتھ

اور دیس سے آنے والے بتا !

برسات میں ... سب کو چھ ... بچے نہیں ... جھولے ... بیراہن ... ... پاسب ... ... مدرس ... ... اور دیس سے آنے والے بتا !

اور دیس سے آنے والے بتا !

کیا اب بھی وطن کی گلیوں میں ... آدمی کی عصمت ... سے ... کیا اب بھی ... کے ... اور دیس سے آنے والے بتا !

ادب و ثقافت

شاہنامہ اسلام اور قومی ترانہ کے خالق کی یاد میں:

آہ! حفیظ جالندھری

علامہ اقبال نے حفیظ جالندھری کو لکھا تھا

شاہنامہ ہی تمہارا انعام ہے

بیگم خورشید حفیظ کی کتاب "ابوالاثر۔ میرا شوہر" سے اقتباسات • مرتبہ: سلمیٰ رضا •

حفیظ جالندھری ان نامور اور قد آور شعراء میں سے ہیں جو تمام تر شاعری کو اگر رد کرنا بھی چاہو تو بھی انہیں شہرت دوام پانے کے لیے شاہنامہ اسلام اور قومی ترانہ ہی کافی تھا۔ یہ خوش قسمتی بہت کم شعراء کو میسر آتی ہے کہ ان کی زندگی ہی میں ان کو شہنشاہِ شاعری کا تاج پہنایا گیا ہو۔ حفیظ کا شمار بلاشبہ ایسی ہی شخصیات میں ہوتا ہے۔ شاہنامہ اسلام کے بارے میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے حفیظ جالندھری کے ایک مکتوب کے جواب میں اپنی رائے ان الفاظ میں دی ہے۔

"شاہنامہ اسلام ہی تمہارا انعام ہے"

(مکتوب علامہ اقبال)

حفیظ! وعلیکم السلام

تمہارا نظم کردہ شاہنامہ اسلام جو چند ماہ پیشتر دو جلدوں میں تاثیر نے اخبار کے ساتھ اخبار سے [illegible] دکھائی۔ یہ درست ہے کہ جب تم نے یہ مثنوی لکھنے کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا تھا۔ میں نے منع کیا تھا۔ کہا تھا کہ تم مولانا شبلی کی مانند چند چیدہ نظمیں لکھو۔ میں نے یہ اس لیے کہا تھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و حیات اور آپ کے صحابہ کرام کے کردار بے شک مجھے تو نثر میں بھی ایسے نظر نہیں آتے جو قرآنی تعلیم کے عین مطابق بیان کر دیے گئے ہوں۔

بہرحال میں نے یہ دونوں حصے پڑھ لیے ہیں خوش ہوں حفیظ کہ تم نے شعر و شاعری کے اغراض و غایت ہی روح بیان کو محفوظ رکھا ہے۔ مجھے توقع نہ تھی کہ تمہارا مطالعہ اتنا وسیع ہوگا۔ تاہم یہ دونوں حصے بتا رہے ہیں کہ تمہارا عشق دائمی سرخوشی ہے اور یہ صداقت جاری ہے کہ شاہنامہ اسلام ہی تمہارا انعام ہے۔

سنا ہے تیسرا حصہ جاری ہے۔ [illegible] بنایا ہے۔ [illegible] بھی پیش کرتا۔ میرے لیے بھی دعا کرنا۔

محمد اقبال

[illegible]

شاہنامہ اسلام کے بارے میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔

حفیظ کا شاہنامہ اسلام بھی ایک غیر معمولی کاوش ہے۔ چار جلدوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے دوران تاریخ اسلام کے واقعات بڑی شرح و بسط سے بیان ہوئے ہیں۔ جن کے لیے قرآن پاک اور احادیث اور مستند تاریخی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ شاہنامہ اسلام کو بعض لوگوں نے طنز و تعریض کا ہدف بنایا ہے اور بعض لوگوں نے اس کی شعری حیثیت پر اعتراضات کیے ہیں۔ تعریض کرنے والوں نے اپنے رشک و حسد کی آمیزش سے بعض عبارتیں بنا رکھی ہیں۔ اس لیے قابل اعتنا نہیں۔ البتہ شاہنامے کی شعری ہیئت پر اعتراض کی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔ کہنے کو کہا ہے کہ شاہنامہ رزمیہ نہیں، بیانیہ نظم ہے۔ حالانکہ رزمیہ اور بیانیہ میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ رزمیہ نظمیں ہمیشہ بیانیہ ہی ہوتی ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہومر کی اوڈیسی یا فردوسی کی طویل مثنوی شاہنامہ بیانیہ نظمیں نہیں ہیں۔ رزمیہ نظمیں کی ضرورت [illegible]

کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم میں کسی ایک دور یا مختلف ادوار کے واقعات تاریخی ترتیب سے بیان کر دیے جاتے ہیں۔ اسے ابتدائی رزمیہ کہا جاتا ہے۔ فارسی میں اس کی بہترین مثال فردوسی کا شاہنامہ اور اردو میں نصرتی کا علی نامہ ہے۔

شاہنامہ اسلام بھی ایک ابتدائی رزمیہ ہے۔ رزمیہ شاعری کو غزلیہ شاعری کے معیار سے پرکھنا ظاہر ہے کہ درست نہیں۔ یہاں تو ایک قصہ دوسرے سے مل کر اور ایک باب دوسرے باب سے مل کر بھرپور تاثر دیتا ہے۔ اس لیے یہاں غزل کی شاعری کی طرح ایک یا دو شعروں کے تاثر پر حکم لگا کر شعریت کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں رائے نہیں دی جا سکتی بلکہ پوری کتاب پر مجموعی طور سے اظہار رائے کیا جا سکتا ہے۔

شاہنامہ اسلام مسلمانوں کی تاریخ کا اہم ترین اور صحیح ترین دور ہے جو کہ اپنے تمام ثمرات و برکات کے ساتھ بہار بن کے سامنے آ جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا دور ہے جس کے لیے تصوراتی رنگ آمیزی کی ضرورت ہی نہیں۔ تاریخ نے اس کا ایک ایک واقعہ محفوظ کر رکھا ہے۔ اس لیے حفیظ نے جہاں کہیں تخیل کی رنگ آمیزی کی ہے وہاں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ تاریخ کے حقائق پس پشت نہ ڈالے جائیں۔ جہاں تاریخ خاموش ہے وہاں انہوں نے تخیل سے ضرور لیا ہے لیکن اس طرح کہ اس دور کی فضا اور تخیل سے در ہم برہم نہ ہو جائے۔ یہی کا نظم میں انہوں نے اسی احتیاط سے کام لیا ہے۔ چونکہ نعت آنحضرت کا خاصہ ہے اس لیے پروفیسر ظہور نے شاہنامہ اسلام کو بجا طور پر ایک طویل نعت قرار دیا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا بادی صاحب لکھنؤ کے ایک مکتوب کے چند فقرے یہ ہیں۔

شاہنامہ اسلام کا مصنف اور سرچشمہ اطلاعات کا خالق آپ کے ملک میں [illegible] کا چراغ ہے۔ اکبر و اقبال دونوں کا سچا جانشین۔

شاعر اسلام شہر سخن یقیناً خدمت شعر و ادب کے [illegible] صحت دین و ملت بھی ہے۔ حفیظ منزل پر شعر و دانست رکھنے والا بھی ہے۔

شاہنامہ اسلام کے بارے میں یہ مشہور و معروف شخصیات کی آراء سننے کے بعد آئیے اب ذرا حفیظ جالندھری کی زندگی اور ان کی شاعری پر بھی ایک نظر ڈالتے چلیں۔

حفیظ جالندھری ۱۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں جب یہ چھٹی کلاس میں تھے اس وقت شاعری میں اصلاح کے لیے کسی کو ڈھونڈنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ انہوں نے جالندھر شہر میں دور دور تک جالندھر میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو فارسی کا ایک شاعر ہو۔ اور آپ کی خدمت میں جا کر دکتے ہیں۔ [illegible] اصلاح کے لیے پیش کیں۔ انہوں نے اصلاح کی بجائے اس بار بار غور کرنے کی تلقین کی۔

حفیظ ساتویں کلاس میں آئے تو انہوں نے ترک حسن و لطافت کے نغمے گائے۔ یک سر دنیا کی لطافت کے خواب بھی بن گئے۔ اس دور کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

حسرتوں پہ ہنسنے لگیاں ہوں اشعار بہار
دیکھ تو ہو شرابی کیسی ہم شیار ہیں

حفیظ جالندھری نے اپنی زندگی کے حالات لکھتے ہوئے [illegible] ساتویں کلاس میں پڑھتے

کر تعلیم کو خیرباد کہہ دیا اور اپنی روزی کمانے کا ذریعہ بیچ کر ان رقم سے عطر اور خوشبویات کی دکان کھولی۔ مگر اس کا دیا جو ابھی جلا تھا وہ بھی سب کچھ یار دوست لے گئے۔ خالہ کی بیٹی سے شادی کے بعد بھی ان کے حالات میں کچھ فرق نہ آیا۔ والدین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو انہوں نے بیگم سمیت بیٹے کو گھر سے نکال دیا۔ غالباً یہ ۱۹۲۱ء کی بات ہے جب آپ لاہور آئے، جہاں کوشش کی اپنے حیثیت ان کے لیے چھوڑ کر خود روزگار کی تلاش میں چلے پڑے۔ لاہور میں "شباب اردو" کے مدیر خان احمد حسین خان ڈرامہ نگار کی زیر نگرانی ایک نعتیہ مشاعرہ میں حصہ لیا اور ستائش و قدردانی پر ذرہ بھی نکل چکا تھا۔ انہوں نے "شباب اردو" کا معاون مدیر مقرر کر لیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ پچاس روپے تنخواہ مقرر ہوئی۔ مگر تنخواہ "شباب اردو" سے تنخواہ ملتی رہی، لیکن بعد میں خان صاحب اپنے وعدے سے پھر گئے آخر تنگ آ کر انہوں نے "شباب اردو" کی معاونت ادارت کو خیرباد کہہ دیا۔ اس دوران سسرال والوں نے بھی بیوی بچے اپنے پاس بلالیے جانے پر مجبور کیا تو حفیظ بیمار ہو گئے۔ اس دوران آپ نے ایک کمرہ کرائے پر لے رکھا تھا اور وہیں رہنے لگے۔ [illegible] کشمیر کے پہاڑوں پر اپنی شاعری کا رنگ ڈھونڈتے رہے۔ کشمیر کی فضا، برف سے ڈھکے پہاڑ، جھیلوں سے اٹھتی ہوئی دھند، وادیوں کا ہر منظر دل کو چھو لینے والا تھا۔ وہاں کے سبزہ زاروں، خوبصورت مرغزاروں، اور حسین وادیوں سے اٹھتے ہوئے چشموں، بہتے ہوئے دریاؤں، مترنم ریز فضاؤں کو دیکھ کر ان کا دل فرط مسرت سے جھوم اٹھا۔ کشمیر کے یہی مناظر ان کی اس نظم "تصویر کشمیر" کی تخلیق کا باعث بنے۔

ان کی مشہور نظم "ابھی تو میں جوان ہوں" اور رقاصہ نے بھی بے حد شہرت پائی۔ حفیظ کو جذبات کی عکاسی کا سلیقہ آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو غزل میں بھی خاص لگاؤ تھا۔ ساتھ ساتھ احساسات کی پاکیزگی اور انداز بیاں کی آواز کی موسیقی اور جذبہ عشق کی جھلک بھی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ ان کی غزل کی طرف توجہ ان کے رنگِ تغزل کو اپنی ذات کا حصہ بنا کر پیش کرتی ہے جس کا قدیم و جدید غزل گوئی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

جدا ہو بیٹھا ہوں تو کیا ہوا جدا ہوں میں
دیکھتے ہو پر آپ قریب نظر لیے

کچھ ایسا ہو گیا کہ کس کا کوئی رہ نہیں سکا
پھر بھی سوچ سمجھ کے زندگی کی

زندگی کی منزلوں میں جس قدر آگے بڑھے
دل کشی کے ساتھ حسرت سے بھی پہنچا

اثر ہی جھک گئے کیسے ساتھ ساتھ جاں
ابھی تو چاند نکلے بھی نہیں دو ملے لیے

ان کے اس عشقیہ تغزل کی تازگی اور شگفتگی پائی جاتی ہے جو ان کا خاص حصہ ہے۔

تاج پر کوئی تو گرا تیاں سنبھالے
پھر دیکھ یا سینہ شرارت کی کارے

حفیظ جالندھری کی ایک غزل جو بعد میں اور زبان زد ہو گئی:

جاؤ وہاں جاؤ رقیبوں کی مراد بر آئی
پہنچو وہاں پہنچے وہ تمہارا [illegible] ہم کو

وہ آواز اذاں آئی ہوا وقت نماز آ پہنچا
جب پہنچ چلے سوئے مسجد میں وضو کر لوں

ان کی عاشقانہ شاعری میں داخلیت اور خارجیت کا امتزاج ہے۔ جو کوئی اس قدر دکھ پر اپنے اشعار کو بنتے ہیں مگر اس میں خلوص چھپی پائی جاتی ہے۔ ان کے حال آنسو آپس میں لذت کرب کا جذبہ ابھی نہیں، انہوں نے عاشق کی پاکیزگی ہے، جس کا اظہار کرتے ہیں:

دیکھا کیے چاروں طرف ہم بے خبر ہیں
تجھ بد وہم و فا رہ ڈگی ہم بھی چپ رہے

ان کی خود داری اور ناز نے بھی ان کی غزل کو ایک اہم وصف یہ بھی ہے کہ وہ آسان و سادہ انداز میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں:

بے تعلق زندگی اچھی نہیں
زندگی کیا موت بھی اچھی نہیں

بے دلی تم خود کا اب تذکرہ ہی کیا
وہ سوچتا تھے کہ دیا خاموش ہو گیا

حفیظ جالندھری کی قومی و ملی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ قومی ترانے کا خالق ہونے کا اعزاز انہی کو حاصل ہے۔

کشمیر کی مسلمان جنگ آزادی پر فتوحات کے جشن نے اس انہیں عشق شاعری کے دل پر اتنا اثر کیا کہ اس نے اپنے جذبات نگاری کے نقوش کشمیریوں اور مجاہدین کی تعریف میں چھوڑے جس کی تعریف مولانا نے کی۔ کشمیر سے متعلق اس کی ایک نظم کا ٹکڑا۔

ہم یہاں کام آ گئے آگے تمہارا کام ہے

آزادی جو اب قوم کے لہو میں ایک مستقل عبادت بن کر رہ چکا ہے۔

(سابق گورنر پنجاب) سردار عبدالرب نشتر نے ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری صاحب کا خیال ہے کہ وہ اس خیال کو سہی میں خوش آمدید کہتا ہوں کہ ان ملک کے بہترین شعراء میں سے ہیں اور اپنی قیمتی تخلیقات کے لئے اردو ادب میں نہایت اہم مرتبہ رکھتے ہیں۔

اردو ادب میں حفیظ جالندھری کی حیثیت مسلم ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے ان کی شاعری پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری کی شاعرانہ حیثیت مسلم ہے۔ اور ہر وہ شخص جو تھوڑا سا بھی پڑھا لکھا ہو جانتا ہے کہ شاعری میں حفیظ کو سند کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ بلکہ شاعری کے متعدد رنگ ہیں۔ اور ہر رنگ ان کی انفرادیت کا شاہکار ہے۔ مگر بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ حفیظ ایک اچھے نثر نگار بھی ہیں۔ پھر حفیظ نے افسانے بھی لکھے ہیں جو کہ چھپ چکے ہیں۔ [illegible] کے نام سے برسوں پہلے شائع بھی ہو چکے۔ جب اس کے ساتھ ہی حفیظ صاحب نے بچوں کے ادب میں جو اضافہ کیا ہے، وہ نہیں کوئی بھی دیانت دار نقاد نظر انداز کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

مشہور نقاد پروفیسر الطاف گوہر کی رائے میں حفیظ کی شاعری میں بہار، زندگی اور اس زندگی میں جو کچھ شامل ہے سب تصویر ہیں۔ فطرت کی تصویر، انسانی جذبات کی داخلی و خارجی تصویریں، مصوری میں تصویر ہے جن میں رنگ بھی ہے سادگی بھی ہے اور پرکاری بھی۔ یہ تصویریں ہر طبقے اور ہر مزاج کے لیے ہیں۔ لیکن سب انسانی اخلاق کی جھلک لیے ہوئے۔ میں مصور ہوں میری زندگی کا ہر سال تصویر ہے بیتے گزرے ہیں۔ میں نے رنگوں سے کام لیا ہے۔ حفیظ نے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ میری روح حفیظ کے کلام کی قدر کرتی ہے۔ مشہور ناول نویس ایم اسلم نے حفیظ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

حفیظ خوش قسمت ہیں کہ قدرت نے ان کو پاکستان کا قومی ترانہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ پاکستان کا قومی ترانہ ہے جو پاکستان اور اس کے دل میں حب وطن کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اور اندرون ملک اور بیرون پاکستان سرکاری تقریبات میں بجایا جاتا ہے۔ اس طرح حفیظ کا نام بھی پاکستان کی عظمت، صداقت اور اہمیت کا حصہ بن گیا ہے۔ حفیظ جالندھری کی شاعری حیثیت مسلم ہے۔ وہ اب ہمارے درمیان نہیں لیکن وہ حفیظ جالندھری کی بدولت ہمیشہ ہمارے درمیان رہیں گے۔ حفیظ اردو ادب میں ہمیشہ زندہ جاوید ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

غزل : انور شعور

ہم نوائی کی امید لے مرے فن کس سے کروں
ہو سخن فہم نہ کوئی تو سخن کس سے کروں

خوار دیے یار و مددگار پڑا ہوں آخر
ذکر بیگانگی اہل وطن کس سے کروں

کاغذی پھول یہاں پھیل گئے ہیں گھر گھر
دکھ بیاں آپ کا اے سرو سمن کس سے کروں

ہر گل تازہ و تر میں جو تجھے دیکھتی تھی
وہ نظر ہی نہ رہی سیر چمن کس سے کروں

بات ہوتی ہے محبت کی لطیف و نازک
نہ سنے تو ہی تو اے غنچہ دہن کس سے کروں

اک نئی شمع نہ ہر شام جلاؤں تو شعور
کار آمد یہ شبستان کہن کس سے کروں

دُوسرا ٹیسٹ

پاکستان بمقابلہ بھارت

شاندار فتح مُبارک ہو

سہیل دانش

[illegible]

ظہیر دی گریٹ

راشد عزیز

[illegible]

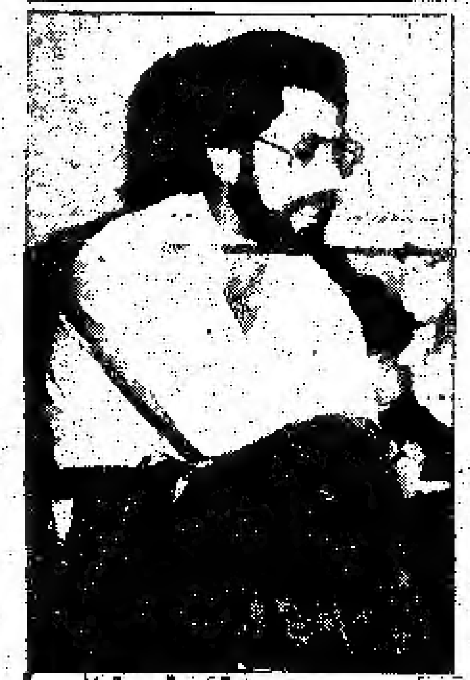

سنچری تھی۔ ظہیر عباس نے اس سے قبل ۴ ٹیسٹ ڈبل سنچریاں بنانے کے علاوہ ۵ فرسٹ کلاس ڈبل سنچریاں بھی بنائی تھیں۔ ظہیر عباس کی ڈبل سنچریوں کی فہرست یہ ہے۔

۳۰۷	پی آئی اے بمقابلہ کراچی بلوز	کراچی	۱۹۷۰-۷۱
۲۷۴	پاکستان بمقابلہ انگلستان	برمنگھم	۱۹۷۱
۲۴۰	پاکستان بمقابلہ انگلستان	اوول	۱۹۷۴
۲۱۶*	گلوسٹرشائر بمقابلہ سرے	اوول	۱۹۷۶
۲۳۰*	گلوسٹرشائر بمقابلہ کینٹ	کینٹربری	۱۹۷۶
۲۰۵*	گلوسٹرشائر بمقابلہ سسکس	چیلٹنہم	۱۹۷۷
۲۱۳	گلوسٹرشائر بمقابلہ سسکس	ہوو	۱۹۷۸
۲۳۵*	پاکستان بمقابلہ بھارت	لاہور	۱۹۷۸-۷۹
۲۱۵*	گلوسٹرشائر بمقابلہ سمرسٹ	باتھ	۱۹۸۱
۲۱۵	پاکستان بمقابلہ بھارت	لاہور	۱۹۸۲

عمران کی آف اسٹمپ سے مڈل اسٹمپ کی طرف مُڑنے والی سپر ایکسپریس گیندوں نے بھارتی بیٹسمینوں کی کھونٹیاں اُکھاڑ پھینکیں

[illegible]

سنیل گاوسکر کے ۶ ہزار رنز

راشد عزیز

[illegible]

محسن خان

کیلنڈر سال میں ہزار رنز مکمل کرنیوالا پہلا پاکستانی

[illegible]

ظہیر نے دبا ڈالا اور عمران نے بساط پلٹ دی

[illegible]

سفارت خانہ پاکستان

ٹورانٹو اور گرد و نواح کے پاکستانیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہ جنوری کیلئے سفارت خانہ پاکستان کی کونسل سروسز اتوار ۱۶ جنوری سے سوموار ۱۷ جنوری تک اس پتہ پر صبح ۹ بجے سے شام ۴ بجے تک مہیا ہوں گی۔

Royal York Hotel,
100 Front St. West,
Toronto,
Ph: 368-2511

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

۳۴ سالہ خوش شکل معزز خاندان سے متعلق کراچی میں مقیم لڑکی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

S.A.
Box 576 Station "B"
Ottawa, Ont. K2P 5P7

امریکہ میں مقیم اعلیٰ تعلیم یافتہ ۳۱ سالہ انجینئر کے لئے پاکستانی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ اس پتہ پر براہ راست رابطہ قائم کریں۔

A. Hamid,
P.O. Box 556,
Washington Grove, MD.
U.S.A. 20897

پاکستان میں مقیم راجپوت خاندان کی ۲۷ سالہ خوبصورت گریجویٹ لڑکی کے لئے مناسب تعلیم یافتہ راجپوت سنی العقیدہ نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ پہلے خط میں جملہ کوائف کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔

Rana c/o al-Hilal

کینیڈا میں شہریت کے حامل نوجوان انجینئر کے لئے تعلیم یافتہ لمبے قد اور اچھے خاندان کی ۲۳ تا ۳۰ سالہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے

Ahmed
P.O. Box 4015
Station "E"
OTTAWA, Ont.
K1S 5B1,
(613) 523-4323

اپارٹمنٹ

Two-Bed room apartment + extra room fully furnished $750 per month rent; all inclusive.

Phone 967-1959 (Day)
964-2932 (Even)

پاکستانی فلمیں برائے نمائش

شمالی امریکہ میں نمائش کے لئے اعلیٰ معیاری اردو اور پنجابی فلمیں ہمارے پاس سے دستیاب ہیں۔ ایورنیو فلمز

(416) 782-4886

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

کسی سیاست دان کو قومی حکومت بنانے کی دعوت نہیں دی گئی

کچھ عرصے کے بعد کابینہ میں تبدیلی کی جائے گی : صدر جنرل ضیاء الحق

دورۂ کینیڈا کے دوران مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہیں ہوگی

"رن مشین" ظہیر عباس نے ایک اور سنچری بنا لی

بھارت کے ۳۷۲ رنز کے جواب میں پاکستان نے ۳ وکٹوں پر ۳۵۵ رنز بنا لئے

پاکستان دشمنوں کے نرغے میں ہے: مولانا نیازی

امت متحد ہو کر مقابلہ کرے

پاکستان طاقتور مواصلاتی سیارہ مدار میں بھیجے گا

کوڑے آرڈیننس کے مطابق لگانے کی ہدایت

مولانا مودودی کی کتابوں کی ملکیت پر جماعت اسلامی اور فاروق مودودی میں تنازعہ

جماعت کے متعدد لیڈروں کے نام سمن جاری کرانے کے لئے ۲۳ جنوری کو مقدمہ کی سماعت ہوگی

پنجاب پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے شیخ رشید گروپ کے تمام عہدیدار برطرف کر دیئے

شیخ رشید کی مجوزہ کارروائی کا جواب ... اختلافات سامنے آ گئے

غیر جماعتی انتخابات سے اسمبلی مچھلی مارکیٹ بن جائیگی: میاں طفیل محمد

سندھی حکومت ہر جگہ لوگوں پر پابندیاں لگا کر قائم رہتی ہے۔ جنگ کو انٹرویو

انقلاب کی آڑ میں اب تشدد کی اجازت نہیں دی جائے گی: خمینی

عدالتی حکم کے بغیر کسی کو گرفتار نہ کیا جائے

پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے والوں کو قید اور کوڑوں کے علاوہ دس دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا

ٹیپو، ناصر جمال اور ارشد پر دو کانسٹیبلوں سے رائفلیں چھیننے کا الزام بھی تھا

سرسری سماعت کی فوجی عدالت کا فیصلہ

مقبوضہ کشمیر میں جن سنگھ اور جماعت اسلامی پر پابندی لگا دی جائے گی

وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے انتہا پسند عناصر پر قابو پانے کے منصوبے کا اعلان کر دیا

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دکان

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO

PHONE: 463-1287

بیتی جاگتی زندگی ۔ مسز فرخ، آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے

میں وہ بہن میں بھائی کوئی نہیں ہے۔ میں پھلی بھلا میری بڑی بہن کی عمر اکیس سال اور میں اٹھارہ سال کی ہوں لیکن وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت اسمارٹ ہے اور عمر میں چھوٹی لگتی ہے۔ کیونکہ میں پکا موٹی ہوں۔

مجھے اپنی بہن سے بڑی محبت ہے۔ ہم ایک دوسرے کی اچھی دوست بھی ہیں لیکن جب ہم اکٹھی کہیں جاتی ہیں تو لوگ اکثر کہہ دیتے ہیں کہ اچھا وہ تمہاری بڑی بہن ہے۔ وہ چھوٹی لگتی ہے۔ میری بڑی بہن پڑھائی میں ٹھیک ٹھاک ہے۔ مجھے تنہائی پسند ہے جبکہ میں کلاس میں ہمیشہ اچھے نمبر لیتی ہوں۔ اسپورٹس میں بھی نام ہے۔ شکل بھی بری نہیں۔ لیکن اپنی بہن کے حسن کے سامنے ماند پڑ جاتی ہوں۔ کیا میں اس کے ساتھ باہر نکلنا چھوڑ دوں۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم دونوں کو کہیں اکیلے جانے کی اجازت نہیں ملے گی۔

(ع ۔ ش)

تو کیا یہ مسئلہ عمر بھر تو جاری نہیں رہے گا۔ آپ کی بہن کی شادی ہوگی۔ وہ کہیں اور چلی جائے گی۔ پھر آپ ہوں گی اور آپ کی انفرادی خصوصیات۔

[illegible]

آپ کے خاوند [illegible] ہیں اور جہاں تک ہو سکے وہ اس امر کو ٹالتے رہتے ہیں۔ آپ کے دل میں جو چل رہی ہے۔ لیکن آپ نے اپنے اس جذبے کو اپنے شوہر پر نہیں آنے دیا۔ پانچ سال کے عرصے میں آپ کسی نہ کسی طریقے سے انہیں اس طرف آمادہ کر سکتی تھیں۔ آجکل بیشتر جوڑے اپنی زندگی کی اسی انداز سے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے شروع شروع میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔ ان کے دل میں کوئی حسرت نہ رہی۔ اب آپ دونوں میں وہ مفاہمت ہے جو چند سال پہلے تھی۔ اس لئے اگر آپ ان سے اپنے دل کی بات کہیں تو وہ ضرور سنیں گے اسے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ آپ کی جذباتی ضرورت کا خیال کریں گے۔

لیکن اس امر کو اپنے درمیان جھگڑے کی صورت نہ بننے دیں۔ ابھی آپ دونوں ابھی جوان ہیں۔ اگر وہ کچھ عرصہ اور مانگتے ہیں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ آپ دونوں کا ذاتی معاملہ ہے [illegible]

محبت کرنیوالا شوہر

غصے میں مقابلے نہیں بولتا

[illegible]

ماما مچلنے لگی

[illegible]

کنارہ میں مسلم خواتین کے مغربی اور مشرقی لباس کا امتزاج

[illegible]

اپنی تلاش میں

[illegible]

٭ سعودی عرب میں عالمی مسلم ثقافتی پروگرام

٭ پاکستانی لڑکیاں لڈی ناچ و گانے پیش کرینگی

[illegible]

جدہ ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لندن ۔ بمبئی ۔ دہلی ۔ ڈھاکہ

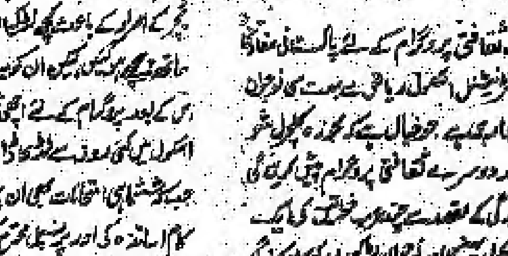

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET

TORONTO, ONTARIO M5R 2A7

TEL. 960-8348 / 960-8475

منتخب افسانہ

میں جانتا تھا پروتیما میرے بھائی منوج سے پیار کیا کرتی تھی لیکن منوج اپنا مستقبل روشن کرنے کی خاطر جب کینیڈا چلا گیا تو اس نے وہیں ایک لڑکی سے شادی کر لی۔ اس کے بعد پروتیما اتنی ... بجھ گئی ... برس دھوپ کی اس تپش سے کوئی اپنا ... والا نہیں ملا تو میں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ مجھے لڑکپن ہی سے غیر معمولی حرکتیں کرنے کا شوق تھا۔ جب لوگوں کی حیرت سے کھلی آنکھیں مجھ پر اٹھتیں تو ایک عجیب سی خوشی مجھے حاصل ہوتی۔ ایک دفعہ میں نے اپنے سارے کپڑے اتار کر ایک بھکاری کو پہنا دیئے تھے اور صرف انڈر ویئر پہنے گھر پہنچا تھا۔ اس روز سردی بہت تھی لیکن اس وقت مجھے سردی کی پرواہ نہیں تھی۔ مجھے تو اس بات کی خوشی ہو رہی تھی کہ وہ بھکاری دوسرے بھکاری کو میرے دیئے ہوئے کپڑے دکھا کر کہہ رہا تھا: "یہ جامہ اچھے گھر کا لگتا ہے، مگر دیکھو پاگل ہے۔" تب سے میں نے یہ سوچ لیا تھا کہ اگر کسی پر احسان کروں گا تو اسے جتا بھی دیا کروں گا۔ ابلا دیہاتی پروتیما پر بھی یہ بات اچھی طرح واضح کر دی تھی کہ میں نے اس کے بھائیوں کی پریشانی دور کرنے کے لئے اس سے شادی کی ہے حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ اس کے حسن کے عناصر میں ظاہر ترتیب، بار بار مجھ سے یہ کہتا تھا کہ پروتیما کے ساتھ زندگی مزے دار تجربہ ثابت ہو سکتی ہے۔

پروتیما کی میں جتنی تعریف کروں کم ہے۔ اب چالیس سے اوپر ہونے کے باوجود صرف اس کا حسن اسی طرح اچھوتا تھا بلکہ اس نے کئی اور بھی ایسی خوبیاں پائی تھیں جنہیں عورتیں حسد اور مرد حسرت کی نظر سے دیکھ سکتے تھے۔ ہماری شادی شدہ زندگی کی بس ... میں تناؤ کی گھڑیاں کہیں نظر نہیں آتی تھیں۔ اس کی بڑی وجہ میری سوجھ بوجھ اور میری بیوی کی کم گوئی تھی میں نے ہر ... پر عمل کر کے اسے کبھی اپنی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے گزرنے ہی نہیں دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے بہت جلد سیکھ لیا کہ عورتوں کے عام جھگڑے مجھ پر کارگر نہیں ہوتے۔ اپنی ٹھنڈی ... کی وجہ سے ہی میں نے بڑی کامیابی سے اپنی ملازمت کے دن پورے کئے اور ریٹائر ہونے کے بعد بھی خود کو کئی سماجی اداروں سے منسلک کر لیا تھا۔ ہی میں نے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا کہ سوسائٹی میں میرا وقار بحال قائم ہے اس لئے جب کسی خیراتی ادارے کو چندے کی ضرورت ہوتی تو شہر کے سرکردہ لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کا فرض مجھ کو ہی سونپا جاتا۔

ان ہی سرکردہ لوگوں میں ایک نام چتامبر سنگھ کا تھا۔ شہر میں نیا ہسپتال بن رہا تھا جس کے لئے چندے کی ضرورت تھی۔ مجھے چتامبر سنگھ کا دروازہ ہی کھٹکھٹانا تھا۔ چتامبر سنگھ میرے ساتھ کلب میں ٹینس کھیلا کرتا تھا کیونکہ وہ ... تھا اور میں عمر ... سے بال بال بچ گیا تھا میں نے اس سے چندے کی بات سب میں کرنا مناسب نہ سمجھا اور گھر پر ملاقات کا وقت طے کر کے دوسرے دن اس کے گھر جا پہنچا۔

چتامبر نے حال ہی میں اپنی رہائش کے لئے نیا مکان تعمیر کیا تھا مجھے تو وہ اس کی چھت، چھت کی ... دیواریں ... کی صورت عجیب پنجرے کی طرح کا گھر تھا، بڑا ... انسان کھو جائے۔ تاہم چتامبر کے اخلاق میں کوئی کلام نہیں تھا وہ دروازے سے باہر باغ میں ہی میرا منتظر تھا میں اس کے پیچھے پیچھے ایک وسیع ڈرائنگ روم میں داخل ہوا، جس کی ساری دیواریں شیشے کی تھیں وہاں سے باہر کا منظر بڑا خوبصورت نظر آتا تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ چتامبر اور اس کی بیوی ارشا اور ان کے دونوں بچے اس منظر کے شاذ و نادر ہی ... ہوتے ہوں گے۔ کچھ لوگ ہر چیز خریدنے کے عادی ہوتے ہیں اور جو ہاتھ نہیں ہوتا وہ ان کی نظر میں نہیں سماتا۔

ارشا نے ایک نظر مجھ پر بھی ڈالی وہ جاپانی بونسائی سجاوٹ میں کھوئی تھی۔ چتامبر نے جب میرا نام لے کر تعارف کرایا تو اس نے ایک نگاہ غلط انداز مجھ پر ڈال کر بے پرواہی سے ہاتھ جوڑ دیئے اور مصروف اپنے آرٹ میں مشغول رہی۔ میں نے چتامبر کو اپنے آنے کا مقصد بتایا اور ساتھ ہی کچھ چیک بک کی اس رقم کا اعلان کر دیا جس کی مجھے اس سے توقع تھی۔ ... یوں کہیے کہ تو تقریباً حکم ہی ... چندے کی فہرست میں اس کے نام کے آگے میں نے دس ہزار کی رقم لکھ دی تھی۔ "دو ہزار تمہارے اور ایک ہزار تمہاری بیوی کے۔" میں نے کہا۔

"میرا نام ... میں ایک پیسہ بھی نہیں دوں گی جو کچھ لینا ہو ان سے ہی لینا۔" ارشا نے ایک ... مروڑتے ہوئے اعلان کیا۔

"اگر رقم زیادہ معلوم ہوتی ہے تو ہم اسے گھٹا کر کچھ کم کر سکتے ہیں۔" میں نے سمجھوتا کرنا چاہا۔

"کہہ جو دیا میں نے کہ ایک پیسہ بھی نہیں دوں گی" اس نے پھر کہا لیکن اس بار اس نے مجھ پر ایک بھرپور نظر بھی ڈالی۔

چتامبر نے خاموشی سے چیک کاٹا اور میرے حوالے کر دیا میں نے فاتحانہ نظروں سے اس کی بیوی کی طرف دیکھا وہ بھی ہاں دیکھ رہی تھی۔

"کچھ پیو گے؟" چتامبر نے پوچھا

میں نے انکار کر دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ آپ نے مجھے ناکام نہیں لوٹایا۔ اب میں چلتا ہوں، آپ دونوں سے مل کر خوشی ہوئی۔"

"ہم میں سے ایک سے مل کر تو ضرور ہوئی ہوگی" ارشا نے ہنس کر کہا۔ میں سو فیصد اس سے متفق تھا لیکن اس کا اظہار کیا ضروری تھا؟

"یہ سب ... ٹیکس میں چھوٹ ... کی ترکیبیں ہیں۔" وہ بولی اور میں اس کے اس خیال سے بھی اتفاق کرتے ہوئے چلا گیا۔

اس کے بعد عرصے تک چتامبر سے میری صرف علیک سلیک ہی ہوتی رہی۔ وہ بھی اس لئے کہ ہم دونوں ایک ہی کلب کے ممبر تھے۔ تاش بھی وہ چونکہ بہت اونچے داؤ سے کھیلا کرتا تھا اس لئے میرا گزارا اس کے گروپ میں نہیں ہو سکتا تھا۔

سال ڈیڑھ سال بعد پھر کسی خیراتی کام کے سلسلے میں مجھے چتامبر کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا مرحلہ پیش آ گیا۔

"میں تمہارے گھر آنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا

"اس بار کتنا مانگو گے؟" چتامبر نے فوراً پوچھا

"جتنا آپ نے پچھلی بار دے دیا تھا"

"تو پھر ... کیوں نہ میں تمہیں اتنی رقم کا چیک بھجوا دوں۔ اس طرح تم آنے کی زحمت سے بچ جاؤ گے؟" چتامبر نے تجویز پیش کی۔

"تجویز مجھے بھی پسند آئی لیکن میں نے کہا "کچھ ... چتامبر کی طرف سے بھی مل جائے تو بہتر ہے۔"

"پھر تو تم خود ہی کوشش کر دیکھو، چاہو تو ابھی چلے جاؤ۔"

"لیکن ابھی تو تم مصروف ہو۔ کبھی جب تم گھر پر ہو گے تو آ جاؤں گا۔" میں نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تم آج جاؤ یا چند دن بعد اس کا جواب ایک ہی ہوگا۔ میرا چیک البتہ تمہیں شام تک مل جائے گا۔"

پہلے تو میں نے سوچا ارشا کا خیال چھوڑ دوں لیکن چندہ زیادہ جمع کرنا میرے وقار کا سوال بن گیا تھا میں نے سوچا چلو ایک بار اس کا دروازہ کھٹکھٹا لوں، چنانچہ میں نے اپنی کار نکالی اور اسی وقت چل پڑا۔

جب میں ان کے گھر پہنچا تو ارشا ... رہی تھی۔

"تم پھر آ گئے؟" وہ ... ہوئے بولی "چتامبر نے مجھے فون کیا تھا کہ تم آ رہے ہو لیکن جواب میرا اب بھی وہی ہے۔ میں چندہ نہیں دوں گی۔ بیٹھیے۔"

میں اس کی طرف سے نظریں پھیر لینا چاہتا تھا کیونکہ اس کی طرف دیکھتے رہنا اور بغیر مسکرائے لوٹنا بہت مشکل تھا۔ "کیا ہر چندہ نہ دینے والے کے ساتھ آپ اسی طرح رکھائی سے پیش آتی ہیں؟" میں نے پوچھا

"ایسی عام طور پر میں خاموش ہو جایا کرتی ہوں ... کا حق میں اسی کو بخشتی ہوں جس میں میری دلچسپی جاگتی ہے۔"

مجھے محسوس ہوا وہ میرے بہت قریب آ گئی تھی کیونکہ اس کے جسم کی آنچ مجھ تک پہنچنے لگی تھی۔ دو بچوں کی ماں ہونے کے باوجود ابھی وہ خاصی حسین تھی لیکن مجھے اس کے حسن سے کیا لینا تھا۔ میں تو اس سے چندہ اگلوانا چاہتا تھا اور بظاہر میری کاوش بے سود تھی کیونکہ اس سے پہلے کہ میں اپنے ... پیچ آزماتا، اس نے مجھے ہرا دیا۔

"میں نے غلطی کی کہ ... آپ کے پاس آ گیا۔ میں جا رہا ہوں" میں جانے کے لئے مڑنے لگا

"اور اگر میں نہ جانے دوں تو؟"

"کیسے ... ہیں آپ بھی؟" میں نے ... کے ساتھ کہا۔

"ایسے" وہ بالکل مجھ سے آ لگی اور میری گردن میں باہیں ڈال دیں۔ میں نے بھی چھٹ پٹ احساس کے مارے دروازے بند کر لئے۔

"یہ بہت غلط کام کر رہی ہیں آپ" چند لمحوں بعد میں نے بوکھلا کر کہا۔ "اور پھر آپ جانتی ہیں آپ کی اور میری عمر میں بہت فرق ہے۔"

"کیا عمر ہے تمہاری؟"

"باون سال۔"

"یہ تو کوئی زیادہ عمر نہ ہوئی۔ تم اب بھی بہت چنگے ہو۔ بال بھی ابھی پورے سفید نہیں ہوئے۔"

"یہ بے وفائی ہوگی۔"

"کس کی؟" اس نے مذاق اڑانے کے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اپنے شوہر سے اور میری اپنی بیوی کے ساتھ۔" وہ زور سے ہنسی اور بولی "تو اب تم جا سکتے ہو۔"

مجھے اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنے جذبات کو بے لگام چھوڑنے کی عادی ہے، کچھ غصے، کچھ مایوسی اور کچھ ناکامی کے جذبات لئے میں واپس آ گیا۔ پتہ نہیں مجھے غصہ کس بات کا تھا مایوسی کیوں تھی اور ناکامی کا احساس کیسے ہوا؟

میں نے اس سارے واقعہ کو ایک برا خواب سمجھ کر بھلا دینا چاہا اور کافی حد تک اس میں کامیاب بھی ہو گیا لیکن جس بات سے میں فرار حاصل نہ کر سکا وہ ارشا کا گداز بدن اور وہ جملہ جو اس نے میری تعریف میں کہا تھا۔

ایک بار اور ارشا سے ملنے میں کیا حرج ہے؟ کچھ دنوں بعد میرے دل میں یہ سوال ابھرنے لگا اور ایک دوپہر کو پھر میں ارشا کے یہاں جا پہنچا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ اگر چتامبر وہاں ہوا تو میں اپنے آنے کا کوئی بھی جھوٹا مقصد بتا دوں گا لیکن ایسا ہی ہوا۔

"کیا پھر چندہ مانگنے آئے ہو؟" چتامبر نے پوچھا اور میز کی دراز سے چیک بک نکالنے لگا۔

"نہیں نہیں" میں نے ارشا پر ایک غلط انداز نظر ڈالی، جو حسب معمول ... میں مصروف تھی۔ "میں دراصل اپنے نئے گھر میں اسی طرح کا لاؤنج بنانا چاہتا ہوں۔ وہی دیکھنے کے لئے آیا تھا۔"

"یہ تو گلاس ہاؤس ہے۔ تم بنواؤ گے؟"

چتامبر نے ... میرے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔ "کیوں کیا تم مجھے اس قابل نہیں سمجھتے؟" میں نے ... ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں" وہ خوش مزاجی سے ہنسا "... کی دیواروں میں بہت ... بیٹھنے کی فرصت ہوتی ہے اور تم ٹھہرے مصروف انسان۔"

"مصروف تو تم بھی رہتے ہو۔" میں نے کہا۔

"اب اتنا مصروف بھی نہیں۔"

میں واقعی بہت مصروف تھا چنانچہ واپس چلا آیا لیکن اس کے بعد میں نے خاص احتیاط برتی کہ ارشا کے پاس اسی وقت جاؤں جب چتامبر گھر سے باہر گیا ہو۔

"میں تب ہی سمجھ گئی تھی کہ تم یہاں کیا ... ہو" ... وقت میں ارشا نے کہا۔

شاید یہ ... میری بیوی سے بھی چھپی نہیں رہ سکی تھی لیکن اس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ وہ کبھی بھی ... نہیں تھی۔ میں نے ... زندگی میں جو ... تھی ... میرا تھا ... اس کی خاموشی پر میرا حق تھا اور میں اپنا حق پوری طرح استعمال کر رہا تھا۔

مجھے چتامبر کی ایک صفت بہت پسند آئی۔ اگرچہ میرے اور اس کی بیوی کے تعلقات کے بارے میں جانتا تھا تو آدمی وضع دار تھا کبھی وہ اس بات کو اپنی زبان پر نہیں لایا۔ اس کا رویہ شائستہ ... میرے ساتھ قائم رہا بلکہ میرے گھر کے لئے ... بھی اس نے مجھے دلوایا تاہم ہماری ملاقات کلب ہی کے احاطے تک محدود تھی۔

ایک روز مجھے اپنے کسی کام کے سلسلے میں چند دنوں کے لئے باہر جانا پڑا۔ میں جب بھی باہر جاتا تھا تو میری بیوی اداس ہو جایا کرتی تھی اور جب تک وہ مجھ سے جلد لوٹنے کا وعدہ نہ لے لیتی تھی اسے چین نہیں پڑتا تھا۔ اس مرتبہ بھی میں نے اس سے وعدہ کیا۔ ہر بار کی طرح ... کے جواب میں اس نے بس اپنا سر جھکا لیا۔ اس کی اسی ادا پر مجھے پیار آتا تھا اور اب تو یہ حقیقت میری انا کے لئے بہت ساز گار تھی کہ ایک میری بیوی اور ایک کسی اور کی بیوی مجھ پر جان چھڑکتی ہے۔ میری کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ ان دونوں ہی سے دور رہنا مجھے شاق گزرتا تھا لہٰذا میں دو ہی دن میں کام پورا کر کے لوٹ آیا۔

جب اپنے احاطے میں داخل ہوا تو پورچ میں ارشا کی کار کھڑی دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا۔ چتامبر خود ... استعمال کرتا تھا اور ... اس لئے ارشا کو ... بھی ... تھی لیکن ارشا کیوں میرے گھر پہنچ گئی؟ اسے کیا ضرورت تھی آنے کی؟ میں اپنے ذہن میں اسی سوال کی ... ہال میں داخل ہوا تو ٹھٹک کر رہ گیا۔ وہاں ارشا نہیں چتامبر اپنے پائپ میں تمباکو بھرتا ہوا نظر آیا۔

"تم یہاں کیسے ہو؟" میں نے بد رنگ ... سے کہا۔ چتامبر سے میری ملاقات خود اپنے گھر میں پہلی بار ہوئی تھی۔

"اوہ! تم آ گئے؟" چتامبر نے پائپ جلاتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

"وہ تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔" میں نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم یہاں کیوں آئے ہو؟" میں نے سوال دہرایا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا تم مصروف آدمی ہو مت بناؤ ... گلاس ہاؤس میں۔" اس نے صوفے پر رکھا ہوا اپنا کوٹ اٹھایا اور میرے جواب سے ... ہوا باہر نکل گیا۔

اقبال جھوم اٹھے

ہلال ... لکھتے ہیں: ایک دفعہ میں اور خواجہ حسن نظامی علامہ اقبال کو ملنے گئے۔ ... میرے ہاں قیام کیا تھا ... گفتگو ... علامہ اقبال ... ہو گئے ... آپ یہاں میری شادی کرا دیجیے۔ ... لیجیے۔

ساڈا کباب نہ ویکھے تے کی ویکھے؟

حلال گوشت سے تیار شدہ گرما گرم ذائقہ دار

لذیذ کباب - چکن تکہ اور

کڑاہی گوشت | پلاؤ | بریانی

اس کے علاوہ نفیس مٹھائیاں

MANZIL RESTAURANT

Sweets & Snacks

1431 GERRARD ST. EAST TORONTO, ONT.

Tel. 466-5824

KHALID BUKHARI & BROTHERS

fortnightly **al-Hilal**

Vol.11 No.20 — 50¢
January 10, 1983
Phone: 424-1989, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

بیرونِ ملک پاکستانیوں کو ہر سہولت کی خبر تک نہیں

پاکستانیوں کے ساتھ رابطہ اور ان کے مسائل حل کرنے کو تمام امور پر ترجیح دی جائے۔ سفارت خانوں کو جنرل ضیاء کی ہدایت

غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو ہر ممکن سہولت دی جائے
سفارتخانے ہر پاکستانی کے خط کا جواب دو ہفتے کے اندر دیں

اسلام آباد ——— صدر مملکت و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی بہبود سے متعلق رکھنے والے محکموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو ہر ممکن سہولت مہیا کریں۔ [illegible]

کسٹمز ——— [illegible]

سرمایہ کاری ——— [illegible]

[illegible]

بیگم بھٹو کو بیرون ملک جانے کی اجازت دینے والے میجر جنرل اقبال کو ملازمت سے ریٹائر کر دیا گیا

راولپنڈی ——— وفاقی حکومت کے ایڈیشنل سیکرٹری میجر جنرل اقبال چوہدری کو جنہوں نے وفاقی داخلہ اور دفاع کے سیکرٹری کی حیثیت سے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو کو بیرون ملک علاج کرانے کے لئے جانے کی اجازت دی تھی، لازمی طور پر فوری طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ بریگیڈیئر [illegible] کو مقرر کیا گیا ہے۔

روس ——— صدر ضیاء نے اپنے دورہ ماسکو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ [illegible]

[illegible]

صحافی جمہوریت چاہتے ہیں ——— [illegible]

صدر ضیاء اور صدر ریگن کے درمیان افغانستان کے سوال پر اختلاف رہے؟

روسی رہنما سے صدر پاکستان کی حالیہ ملاقات اور دورہ امریکہ پر اثر انداز ہوئی ہے — [illegible] کی رپورٹ

[illegible]

پاکستان اسٹیل مل میں آئندہ ماہ سے بھرپور پیداوار شروع ہو جائے گی

اگلے سال میں ۱۱ لاکھ ٹن کا پیداواری ہدف حاصل ہو جائیگا اسٹیل ملز متاثر نہیں ہونگی حق نواز اختر

لاہور ——— (اے پی پی) پاکستان اسٹیل ملز کراچی کے اسٹیل اور [illegible] آئندہ ماہ سے پوری طرح پیداوار شروع ہو جائے گی۔ [illegible]

[illegible]

میامی میں فسادات کے دوران پولیس نے ایک سیاہ فام لڑکے کو باندھ رکھا ہے۔

گرفتاری کے ۲۴ گھنٹے کے اندر طالب علم رہنماؤں کو فوجی عدالت سے سزا

تین تین سال قید با مشقت پانے والے طلبہ کالج یونین کے انتخابات میں حصہ لے رہے تھے

لاہور ——— [illegible]

۲۲ سالہ لڑکی کو کوڑے مارے گئے

پشاور ——— [illegible]

روس نے پاکستان کی سرحد پر ایٹم بم پھینکنے والے میزائل لگا دیئے

وائس آف امریکہ

واشنگٹن ——— [illegible]

نظریاتی جماعتوں کا اتحاد ہونے تک انتخابات مشکل ہیں، پیر پگاڑا

ایم آر ڈی میں شامل سب جماعتیں پیپلز پارٹی کی طفیلی بن چکی ہیں

سکھر ——— [illegible]

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو کینیڈا

سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال : ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری برائے کریسنٹ : ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال و کریسنٹ : ۲۸ ڈالر

کوپن خریداری

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک کریسنٹ کے نام لکھئے اور حسبِ ذیل پتہ پر بھیجئے

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Toronto, Ontario
Canada M2H 2P6 Phone: (416)424-1989/493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجئے۔ ☐